

## 129458- سود کی تعریف اور سود کیلیے معاون کام کرنے کا حکم

### سوال

سود کسے کہتے ہیں؟ نیز اگر ہم یہ فرض کریں کہ اکثر مالک پیسے کی گردش کے اصول پر کاربند ہیں اور اسی پیسے کی گردش کے تحت قرضوں کی فراہمی بھی آتی ہے، تو سودی لین دین کرنے والے مالک کی کرنی میں ان قرضوں کی ادائیگی اگر ہم قبول کر لیں تو کیا یہ ان کے سودی نظام کیلیے سہارا شمار ہوگا؟ اسی طرح سودی لین دین کرنے والے مالک کی کرنی استعمال کرنا اس کے سودی نظام کو سہارا دینے کے مترادف ہوگا؟ ایک ناقابل چھٹکارا حقیقت ہے کہ ایک شخص سودی بینک میں ملازمت کرتا ہے، سودی لین دین میں کسی نہ کسی صورت میں اس کا ہاتھ شامل ہوتا ہے چاہے کوئی سودی بینک کا چوکیدار ہی کیوں نہ ہو، تو کیا ایسا ممکن ہے کہ آپ اس کیلیے نوکری تلاش کر دیں اگر آپ کر سکتے ہیں تو؟

### پسندیدہ جواب

عربی زبان میں سود پر بولا جانے والا لفظ "الربا" کسی مخصوص چیز میں اضافے کو کہتے ہیں، یہی اضافے کا معنی فرمان باری تعالیٰ میں بھی ہے:

(وَنَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبَالْيَزِ بُوْلَفِيْ أَمْوَالَ النَّاسِ فَلَلَّا يَرَبُّ بُوْلَفَعَنْدَ اللَّهِ)

ترجمہ: اور تم جو کچھ بھی [سودی قرضہ] دو تاکہ وہ لوگوں کے مال میں بڑھ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں بڑھے گا۔

سود کی حقیقت یہ ہے کہ دور جاہلیت میں جب کسی پر قرضہ ادا کرنے کا وقت آجاتا تھا تو اس سے قرض خواہ کہتے تھے: ہمیں ہمارے ایک سو واپس کر دو، یا [آنہ مدد و مدت کے] بعد ایک سو پہچاس دے دینا، پھر جب ایک سو پہچاس دینے کا وقت آتا تو پھر کہتے [آنہ مدد و مدت کے] بعد ہمیں دو سو دے دینا۔

شریعت نے سود کی ایک اور قسم کو بھی حرام قرار دیا اور وہ ہے "ربا الفضل" اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ: ایک بھی جنس کی چیز کا تبادلہ کی بیشی کر کے کرنا، مثلاً: سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کیا جائے تو نقد و نقد اور برابر سر ابر فروخت کرنا ہوگا، کسی بیشی یا ادھار اس میں جائز نہیں ہے، اگر کوئی ایسے کرتا ہے تو یہ سودی لین دین ہوگا، اسی طرح اگر کوئی شخص ایک صارع گندم کو دو صارع گندم سے فروخت کرے چاہے نقد و نقد ہی کیوں نہ ہو پھر بھی سود ہوگا۔

پیسے کی گردش کے اصول کا جہاں تک معاملہ ہے تو یہ اسلامی اور غیر اسلامی مالک میں موجود ہے، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ پیسے کو گردش میں رکھتے ہیں تاکہ اس میں اضافہ ہو، اسی طرح وہ قرضہ بھی فراہم کرتے ہیں لیکن اس کیلیے ادائیگی کے وقت شرط یہ ہوتی ہے کہ وصول کردہ رقم سے زیادہ واپس کرنا ہوتی ہے اور یہ سود ہے۔

پیسے کی گردش کوئی غلط اصول نہیں ہے بلکہ اگر رأس المال تجارت میں لگا کر اسے گردش میں رکھا جائے اور منافع مالک اور محنت کرنے والے میں تقسیم ہو جیسے مضاربہ بھی کہتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ رأس المال اور منافع کو الگ الگ کرنا ممکن ہو۔

لیکن اگر مضاربہ کی رقم کو بینکوں میں رکھ کر سودی منافع لیا جائے تو اسے کھانا جائز نہیں ہے اور نہ ہی ایسے بینکوں کے ساتھ لین دین کرنا چاہیے، ایسا سودی قرض دینا بھی جائز نہیں ہے، نیز ایسی کرنی میں ادائیگی قبول کرنا بھی جائز نہیں ہے جس کی وجہ سے سودی لین دین میں معاونت ہو، البتہ ضرورت کے وقت ان کرنسیوں (ڈالر وغیرہ) کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اگرچہ اس سے متعلقہ مالک کی اقتصادی معاونت ہوگی، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ڈالر بہت سے اسلامی اور غیر اسلامی مالک میں مقبول ہے، اس لیے ضرورت کے وقت ان میں لین دین جائز ہوگا، لیکن اگر اسلامی کرنی ممکن ہو اور وہ قابل قبول بھی ہو تو پھر غیر اسلامی کرنی کو چھوڑ دینا چاہیے "انتہی"

واللہ اعلم۔